تحریک اسلامی کا سفر۔۔۔اپنے لٹریچر کے آئینے میں

سیّد اسعد گیلانی

باب: "تحریک اسلامی کا سفر 1940-1980 تک

☆ 1941۔۔۔26 اگست لاہور میں جماعت اسلامی کا قیام عمل میں آیا کام کا آغاز 75 افراد کی قوت اور 74 روپے اور چودہ آنے کے سرمائے سے کیا گیا مولانا مودودی جماعت کے امیر منتخب ہوئے

☆ 1942۔۔۔فروری جدید تعلیم یافتہ ذہن کو سامنے رکھ کر تفہیم القرآن کا آغاز کیا۔

پندرہ جون شوریٰ کے فیصلے کے مطابق جماعت اسلامی کے مرکز کی لاہور سے دارالاسلام پٹھان کوٹ منتقلی۔

☆ 1943۔۔۔دارالاسلام دربھنگہ اور حیدر آباد دکن میں جماعت کے اولین حلقہ وار اجتماعات منعقد ہوئے۔

☆ 1945۔۔۔اپریل داالاسلام پٹھان کوٹ میں پہلا کل ہند اجتماع منعقد ہوا۔

☆ 1946۔۔۔مئی الہ آباد میں دوسرا کل ہند اجتماع منعقد ہوا۔

☆ 1947۔۔۔اپریل مئی پٹنہ ،مدراس ،ٹونک اور دارالاسلام میں حلقہ وار اجتماعات منعقد ہوئے۔

15 اگست برعظیم ہند کی تقسیم اور پاکستان کا قیام

30 اگست جماعت اسلامی کا مرکز پاکستان میں منتقل ہوا اور اس کے ساتھ ہی جماعت کی تقسیم عمل میں آئی بھارت کی جماعت کے امیر مولانا ابواللیث اصلاحی منتخب ہوئے اور پاکستان کی جماعت کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رہے۔

☆ 1947۔۔۔1948 کتوبر تا جنوری مہاجر کیمپوں میں جماعت اسلامی کی رضا کارانہ خدمات۔

☆ 1948۔۔۔6 جنوری قیام پاکستان کے پانچ ماہ بعد مولانا مودودی نے لاء کالج میں پہلی تقریر کی، اور مطالبہ کیا کہ قیام پاکستان کا نظام اسلامی آئین پر قائم کیا جائے۔

☆ **19 فروری** کو لاء کالج لاہور میں اسلامی قانون پر تقریر کرتے ہوئے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنے مطالبہ کی چار نکات میں تشریح فرمائی۔

☆ **25 مارچ** کو جہانگیر پارک کراچی کے عظیم الشان جلسہ عام میں مولانہ ابوالاعلیٰ مودودی نے عوام سے خطاب کیا اور اپنا مشور و معروف حسب ذیل چار نکاتی مطالبہ نظام اسلامی پیش کیا۔

مطالبہ نظام اسلامی

ا۔پاکستان کی بادشاہی صرف اللہ تعالی کے لیے ہے اور حکومت پاکستان کی کوئی حیثیت اس کے سوا نہیں کہ وہ اپنے بادشاہ کی مرضی اس ملک میں پوری کرے۔

۲۔پاکستان کا بنیادی قانون اسلامی شریعت ہو۔

۳۔تمام وہ قانون جو اسلامی شریعت کے خلاف اب تک جاری رہے منسوخ کیے جائیں اور آئندہ کوئی ایسا قانون نافذ نہ کیا جائے جو شریعت کے خلاف پڑتا ہو

۴۔حکومت پاکستان اپنے اختیارات ان حدود کے اندر استعمال کرے گی جو شریعت نے مقرر کردی ہیں

☆1948مارچ تا مئی جماعت اسلامی نے اس مطالبہ جماعتِ اسلامی نے اس مطالبہ کو مجلس دستور ساز اور حکومت سے تسلیم کرانے کے لئے پہلی مہم کا آغاز کیا۔ان تین مہینوں میں یہ مہم اتنی تیزی اور شدت کے ساتھ پھیلی کہ برسر اقتدار طبقہ اس سے بوکھلا اٹھا

اس کی پریشانی کی وجوہ حسب ذیل تھیں

--یہ دعوت اسلام کی طرف تھی جس کا نام لے کر پچھلے دس سال سے یہ حضرات مسلمانوں کے سر پر سوار تھے۔اسی لیے اب ناممکن تھا کہ

وہ اس سے کھلے طور پر اپنا منہ پھیر لے جائے

--دعوت علمی اور عقلی ہر جہت سے مدلل مضبوط تھی

--اس کی پشت ایک منظم،سنجیدہ اور مستحکم عملی تحریک کام کررہی تھی۔

--اس مطالبہ پر عوام عوام نے اتنی شدت و کثرت کے ساتھ لبیک کہی تھی کہ اس کا انکار عوام دشمنی کے مترادف بن گیا تھا۔

جو کچھ انھوں نے کیا

☆۲۷جون اکتوبر ۱۹۴۸ء اس مہم کو ناکام بنانے کے لیے برسر اقتدار طبقہ نے کھل کر تو کوئی مقابلہ نہیں کیا،لیکن در پردہ ان پانچ مہنیوں میں مولانا اور جماعتِ اسلامی کو بدنام کرنے کی سازشیں کی جاتی رہیں اور عوام کو مطالبہ کے محاذ پر سے ہٹانے کے لیے پورا زور لگا دیا۔اس زمانے میں جو پروپیگنڈا کیا گیا۔اس زمانے میں جو پروپیگنڈا کیا گیا اس کے نظر فریب عنوانات حسب ذیل تھے:

قضیہ کشمیر: یہ الزام کہ مولانا ابوالاعلی کشمیر کی جنگ کو جہاد نہیں کہتے۔

مسئلہ دفاع: یہ الزام کہ جماعتِ اسلامی ملک کے دفاع کو کمزور کررہی ہے اور لوگوں کو فوجی بھرتی سے روک رہی ہے

حلفِ برداری: یہ الزام کہ جماعتِ اسلامی پاکستان کی وفادار رہنا نہیں چاہتی۔

☆پہلی گرفتاری:

☆ ۱۹۴۸ء اکتوبر۔جب دلائل کے میدان میں اسلامی مطالبہ کا مقابلہ نہیں کیا جاسکا تو ۴ا اکتوبر

۱۹۴۸ء کو مغرب وعشاء کے درمیان مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ،

میاں طفیل محمد اور مولانا امین احسن اصلاحی کو پنجاب سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر کے ملتان جیل میں قید کر دیا۔ یہ گرفتاری ایک ماہ کے لیے ہوئی تھی لیکن اس کے بعد میعادِ قید میں بار بار چھ ماہ کا اضافہ کیا جاتا رہا۔

☆ **۱۱ اکتوبر**۔۔ جماعتِ اسلامی پاکستان کے دوسرے امیر عبدالجبار غازی منتخب ہوئے اور انہوں نے مطالبہ کی مہم کو منظم کیا۔

☆ **اکتوبر ۱۹۴۸ء تا جنوری ۱۹۴۹ء** مولانا کی گرفتاری بجائے مخالفین کے تحریک اسلامی کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوئی۔ ان مہینوں میں مولانا اور جماعت کے خلاف پھیلائی ہوئی بدگمانیاں دور ہوگئیں اور ملک کی رائے عامہ بڑی تیزی سے مطالبہ کی مہم پر مجتمع ہوگئی اور عوام کی ہمدردیاں مولانا مودودی اور جماعتِ اسلامی سے وابستہ ہوگئیں۔

☆ **۱۹۴۹ء فروری**۔۔ جماعتِ اسلامی نے اسلامی مطالبہ کا تیسرا ریلا اس مہینہ میں پوری شدت کے ساتھ اٹھایا۔ اس کے کارکن ایک مستحکم عزم کے ساتھ مطالبہ کے محاذ
پر جم گئے۔

قراردادِ مقاصد

☆ **۱۹۴۹ء۔۔ مارچ**۔۔ عوام کے مکمل تعاون واشتراک کے ساتھ تحریکِ اسلامی کے ان تھک کارکنوں نے اسلامی مطالبہ کا ریلا اس طوفانی انداز سے اٹھایا کہ اس کا مقابلہ کسی کے بس میں نہ رہا اور حکومت نے مجبور ہو کر **۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء** کو مجبور دمعروف قراردادِ مقاصد منظور کرلی جو پاکستان کے لیے صحیح اسلامی سمت سفر کو متعین کرتی ہے۔

۱۳ مارچ کو جماعتِ اسلامی کی مجلس شوریٰ نے اس قرارداد پر اظہارِ رضامندی کرتے ہوئے اس کو قبول کرلیا کیونکہ اس قرارداد میں اسلامی مطالبہ کے مطابق وہ اصول مان لیے گئے تھے جن کو اسلامی دستور کی بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔

☆ **اپریل ۱۹۴۹ء** قراردادِ مقاصد کو جماعتِ اسلامی نے قبول کرلیا تھا۔ اسی طرح وہ بناءِ نزاع بڑی حد تک ختم ہوگئی تھی جو اسلامی دستور کے لئے حکومت اور جماعتِ اسلامی کے درمیان موجود تھی۔ اس وجہ نزاع کے ختم ہونے کے بعد توقع تھی کہ حکومت فراخدلی کے ساتھ جماعت کا تعاون حاصل کرے گی، اور مولانا مودودی کو رہا کر دے گی،

لیکن حکمران غالباً اس قرارداد سے کچھ اور ہی کام لینے کے منصوبے باندھ رہے تھے، اس لئے انہوں نے بجائے جماعتِ اسلامی کا تعاون حاصل کرنے کے ۱۴ اپریل ۱۹۴۹ء سے ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک مولانا کی میعادِ قید میں مزید اضافہ کا اعلان کردیا۔

اس کے باوجود جماعتِ اسلامی کی مجلس شوریٰ ۶، ۷، ۸، اپریل ۱۹۴۹ء کی قراردادوں میں حکومت سے ہمہ جہتی تعاون واشتراک کا اعلان کیا تا کہ منظور شدہ قراردادِ مقاصد کے مطابق اسلامی دستور سازی اور قیام نظام اسلامی میں حکومت کی ممکنہ مدد کی جائے۔

☆ **۶ تا ۹ مئی 1949**۔۔۔ مولانا عبدالجبار غازی امیر جماعت اسلامی کی قیادت میں جماعت اسلامی کا، پہلا کل پاکستان اجتماع ہوا۔

☆ **۳ تا ۱ اکتوبر 1949**۔۔ حکومت نے مولانا کی میعادِ قید میں تیسری ششماہی کا اضافہ کیا، میعادِ قید میں پے در پے اضافہ کی بجز اس کے

اور کیا وجوہ ہو سکتی تھیں کہ:

مولانا مودودیؒ اور ان کے ساتھیوں سے اس بات کا انتقام لیا جائے کہ انہوں نے کیوں ایسے حالات پیدا کئے ہیں جن میں ان حضرات کو قرار داد مقاصد کی منظوری پر مجبور ہونا پڑا۔

جس قرار داد مقاصد کو انہوں نے مجبوراً مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے پاس کیا تھا اسے محض دھوکے کی ٹٹی کے طور پر استعمال کرنے کے امکانات پیدا کئے جائے۔

☆ حیلے اور بہانے

☆اکتوبر ۱۹۴۹ تا مئی ۱۹۵۰ء۔۔۔۔۔ یہ آٹھ مہینے شدید کش مکش کے مہینے تھے۔ جماعت اسلامی قراردادِ مقاصد کی اسلامی تشریحات پیش کررہی تھی اور اس کی بنیاد پر اسلامی دستور کی تدوین کا مطالبہ کررہی تھی۔ ادھر سرکاری پروپا گنڈہ مشینری نے قراردادِ مقاصد میں معنوی تحریف کا کارنامہ انجام دینا شروع کردیا۔ ضمیر فروش اہلِ قلم نے اپنا حصہ خوب بڑھ چڑھ کر ڈالا۔ اس زمانے میں قراردادِ مقاصد سے فرار کے لیے حسبِ ذیل راہیں ڈھونڈی گئیں اور ان سے بھاگنے کی کوشش کی جانے لگیں؛؛

- کشمیر خطرہ میں ہے۔۔۔۔۔۔اس لیے دستور نہیں بنایا جاسکتا
- پاکستان خطرے میں ہے۔۔۔۔۔۔اس لیے دستور کا وقت نہیں جہاد کا وقت ہے
- ملاؤں کی حکومت۔۔۔۔۔۔۔ملاؤں کی حکومت اسلامی نہیں بلکہ مسلم عوام جیسی بھی حکومت بنا لیں وہ اسلامی ہوگی۔
- قراردادِ مقاصد کی تحریف۔۔۔۔قراردادِ مقاصد کتاب وسنت کے قدیم اسلام کی نہیں بلکہ مغرب پرستوں کے جدید اور ماڈرن اسلام،، کی ترجمان ہے۔

☆ قرار داد مقاصد کی تحریف۔۔۔۔قرار داد مقاصد کتاب وسنت کے قدیم اسلام کی نہیں بلکہ مغرب پرستوں کے جدید اور ماڈرن اسلام کی ترجمان ہے۔

۔۔ ناکارہ اسلام۔۔۔۔دورِ جدید میں کسی ترقی پذیر ریاست کے لئے اسلام کے اصول سیاست کار آمد نہیں ہوسکتے۔

۔۔ مذہبی نزاعات کا بہانہ۔۔۔ مسلمان فرقوں کے مذہبی نزاعات کے ہوتے ہوئے اسلامی ریاست کا قیام ممکن نہیں۔

مولانا مودودیؒ کی رہائی:

☆ ۱۹۵۰۔۔۔۔ ۲۸ مئی ایک قانونی مجبوری کے تحت حکومت نے مولانا مودودی اور ان کے رفقاء کو رہا کردیا۔ اس طرح پانچ دن کم ۲۰ ماہ کی طویل نظربندی کا خاتمہ ہوا۔

اسی ماہ جناب عبدالجبار غازی نے اپنی علالت کے باعث امارت سے استعفیٰ دے دیا اور عارضی طور پر مولانا مسعود عالم صاحب ندوی امیر

مقرر ہوئے۔ رہائی کے بعد جماعت اسلامی نے دوبارہ مولانا مودودی کو امیر منتخب کرلیا۔

☆ **جون تا ستمبر ۱۹۵۰ء**۔۔۔ان چار مہینوں میں حکومت کی پروپیگنڈہ مشینری نے، قرارداد مقاصد کی روح کو اغوا کرلے جانے کے لئے اپنا پورا زور لگادیا لیکن جماعت اسلامی کے دانشوروں، مفکروں اور ادیبوں نے قرارداد مقاصد کی ایسی جچی تلی تشریحات پیش کیں کہ ہزار کوششوں کے باوجود قرارداد مقاصد اسلامی دستور کے محور سے ہٹ نہ سکی اور اسلامی مطالبہ کا مظہر بن کررہ گئی۔

☆ **پہلی دستوری سفارشات:**

پورے بارہ ماہ کے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے بعد عوام کے مسلسل مطالبات سے تنگ آکر حکومت نے ستمبر ۱۹۵۰ء میں اپنی پہلی دستوری سفارشات پیش کیں یہ سفارشات ایک ایسا آئینہ تھیں جس میں برسراقتدار طبقہ کے اصلی خدوخال بخوبی نظر آرہے تھے۔ مختصراً یہ کہ ان سفارشات میں وہ سب کچھ تھا جو اسلام کے منشا کے خلاف تھا اور نہیں تھی تو صرف قرارداد مقاصد کی اسلامی روح نہیں تھیں۔

☆ **۱۴-۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء**۔۔۔مولانا مودودیؒ نے موچی دروازہ لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ عام میں ان سفارشات پر بھرپور تنقید کی اور ان چور دروازوں کی نشاندہی کی جن کے ذریعے حکومت رائے عامہ کو دھوکا دینا چاہتی تھی۔ اس تقریر کے بعد ان سفارشات کے خلاف سارے ملک میں احتجاج کیا جانے لگا۔ اگرچہ حکومت نے ان سفارشات کو مقبول بنانے کے لئے اپنی تمام قوتیں صرف کردیں، لیکن ملک کی رائے عامہ نے ان غیر اسلامی سفارشات کو مرتب کرنے والوں کے منہ پر دے مارا اور انہیں قبول نہیں کیا۔ آخر کار مجبور ہو کر حکومت نے سفارشات کو واپس لے لیا۔ اس سال کے ان آخری چار مہینوں میں حکومت خاموش بیٹھی رہی۔ اس دوران میں البتہ اس کے نقیبوں نے یہ اشتعلہ چھوڑا کہ مختلف فرقوں کے علماء اسلامی دستور کے کسی خاکہ پر مجتمع نہیں ہوسکتے۔ اس کے ساتھ انہوں نے علماء کو چیلنج کیا کہ وہ اسلامی دستور کا کوئی ایک خاکہ مرتب کرکے پیش کریں۔

علماء امت کا اجتماع

☆ **1951ء** جنوری ہر نئے سال کی طرح یہ نیا سال بھی اسلامی محاذ کے لیے ایک بہت بڑی کامیابی کا مژدہ لے کر آیا۔ علماء نے مذکورہ بالا چیلنج کو قبول کیا اور 21 جنوری 1951ء کو مختلف فرقوں اور مکاتب فکر کے 31 نمائندے اور سربرآوردہ علماء کا ایک مشترکہ اجتماع ہوا۔ اس اجتماع نے چاروں نشستوں میں اسلامی دستور کے 22 بنیادی نکات متفقہ طور پر طے کرکے ملک کے سامنے پیش کردیے۔

یہ 22 نکات اسلامی دستور کا ایک ایسا مکمل چارٹر تھا کہ اس کے بعد کسی حیلے کی گنجائش نہیں رہی اور اسلام دشمن عناصر کا غبارہ پھٹ کر رہ گیا۔ جماعت اسلامی نے علماء کے اس فیصلے کو ملک کے گوشے گوشے تک پہنچادیا۔ اسکے بعد مخالف محاذ پر ایک طویل عرصہ تک خاموشی طاری ہوگئی

انتخابی مہم

☆ **1951ء** مارچ جماعت اسلامی نے پنجاب کے الیکشن میں عوامی پنچایتوں کے صالح نمائندوں کی حمایت کی اور اس طرح اس نے پہلی مرتبہ ایک نئے طرز کے اسلامی پنچایتی طرز انتخاب کی بنیاد ڈالی۔ اس الیکشن کے دوران میں جماعت اسلامی اور مولانا مودودی خلاف سرکاری سرپرستی میں گمراہ کن فتوے بازی جاری رہی اور بہت کچھ خطرے کی گھنٹیاں بجائی گئیں۔

☆نومبر کراچی میں جماعت اسلامی کا کل پاکستان اجتماع 10 نومبر 1951 کو منعقد ہو۔ اجتماع اتنا شاندار تھا کہ اس نے مخالفوں سے بھی خراج تحسین حاصل کیا۔ اس اجتماع میں مولانا مودودی مولانا امین احسن اصلاحی اور مولانا نعیم صدیقی نے جو تقریریں کیں اور مولانا مسعود عالم ندوی نے جو مقالے پڑھے وہ سب تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اجتماع نے ملک کی رائے عامہ اسلامی محاذ کی طرف بڑی تیزی سے متوجہ کر دیا۔

☆اسلامی دستور کا مطالبہ

☆1952ء اپریل قرارداد مقاصد 1949 کو پیش ہوئی تھی اور اپریل 1952 تک اس پر کامل تین سال گزر گئے۔ اس دوران میں اسلام کے مخالفوں نے جتنے حیلے حوالے اور جتنی تحریف وتاویل کی اسلام کے خادم اہل قلم نے ان سب کا مدلل جواب دے کر مخالفوں کو لا جواب کر دیا اور ان کے ترکش کے ایک ایک تیر کو کھینچ کر پھینک دیا۔ اس دوران میں حکومت اور جماعت اسلامی کے مابین جو ٹھنڈی جنگ جاری رہی اس کے ہر محاذ پر حکومت کو شکست اٹھانی پڑی بالآخر وہ تھک کر خاموش بیٹھ گئی۔ اس خاموشی پر جب طویل عرصہ گزر گیا اور عوامی مطالبہ واصرار کے باوجود اس نے اسلامی دستور کے متعلق کوئی اعلان ہی نہیں کیا تو لوگ تنگ آ گئے بالآخر اس طلسم خاموشی کو توڑنے کے لئے اور اسلامی دستور کی عاجلانہ تدوین کے لئے جماعت اسلامی نے اپنا 9 نکاتی مطالبہ پیش کیا۔ یہ مطالبہ آرام باغ کراچی کے ایک عظیم الشان جلسہ عام میں 5 مئی 1952 کو مولانا مودودی نے اپنی ایک یادگار تقریر کے ساتھ پیش کیا اور حکومت کو انتباہ دیا کہ وہ 1952 کے ختم ہونے سے پہلے اسلامی دستور بنا دے۔

☆9 نکاتی مطالبہ

(۱) ملک کا قانون اسلامی شریعت ہوگی۔

(۲) خلاف شریعت قانون سازی نہیں کی جائے گی۔

(۳) شریعت سے متصادم ہونے والے قوانین منسوخ کیئے جائیں گے۔

(۴) حکومت پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ عائد ہوگا۔

(۵) لوگوں کے شہری حقوق بغیر منصفانہ عدالتی چارہ جوئی کے سلب نہیں کئے جائیں گے۔

(۶) لوگوں کو انتظامیہ یا مقننہ کے خلاف ملک کی عدالتوں میں چارہ جوئی کا حق حاصل رہے گا۔

(۷) عدلیہ انتظامی حکومت کی مداخلت سے آزاد ہوگی۔

(۸) حکومت بنیادی ضروریات زندگی غذا، لباس، مکان، علاج، تعلیم کی ضامن ہوگی۔

(۹) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائیگا۔

☆دوسری دستوری سفارشات

☆1952ء مئی تا دسمبر ان آٹھ مہینوں میں اسلامی دستور کا ۹ نکاتی مطالبہ پاکستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں تیزی کے ساتھ پھیل گیا۔

ہر جگہ لوگوں نے حکومت کو مجبور کرنا شروع کیا کہ وہ اس مطالبہ کو تسلیم کرلے۔ پاکستان کے تمام شہریوں نے اس سلسلہ میں ہزار ہا پوسٹ کارڈ تار، محضر نامے حکومت کے پاس روانہ کئے اور خاموش مظاہروں، جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے پوری طرح یہ واضح کردیا کہ عوام اس مطالبے کی نشست پر ہیں۔ خاص طور پر ایک بہت ہی کامیاب جلوس 21 نومبر 1952 کو کراچی میں نکالا گیا۔ یہ ایک خاموش اور باوقار جلوس تھا۔ اس جلوس نے دارالسلطنت کی رائے عامہ کو اسلامی دستور کے لئے ایک مؤثر قوت میں تبدیل کردیا۔ بالآخر حکومت نے مولانا مودودی کے چیلنج کے مطابق 1952 کے ختم ہونے سے پہلے ہی یعنی دسمبر 1952 میں اپنی دستوری سفارشات پیش کردیں۔

☆ ۱۹۵۳ء۔۔۔ جنوری۔۔۔ اس ماہ کے دوسرے ہفتہ میں پاکستان کے ۳۱ سربرآوردہ علماء کا اجتماع ان سفارشات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء کو علماء نے ان سفارشات کے متعلق اپنی مکمل اور مدلل تجاویز مرتب کرکے پیش کیں۔ دستوری سفارشات پر دوسری جماعتوں اور سیاست دانوں کی طرف سے جو تنقیدیں شائع ہوئیں وہ انتہائی ادھوری، نامکمل، جانبدارانہ بلکہ بڑی حد تک صوبہ پرستانہ تھی، لیکن علماء کی پیش کردہ اس دستوری دستاویز نے حکومت کی پیش کردہ سفارشات کے ہر موضوع پر روشنی ڈالی۔ ان کے حسن وقبیح پر منصفانہ تنقیح قائم کی اور اسلامی نقطۂ نظر وضاحت سے پیش کیا۔ اس ماہ میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے ایک آل پارٹیز کنونشن کراچی میں منعقد ہوا جس میں مولانا مودودیؒ بھی شریک تھے۔ مولانا نے اس کنونشن کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ قادیانی مسئلہ کے لئے کوئی علیحدہ جدوجہد نہ کریں بلکہ اس کو دستوری جدوجہد کے ذریعے ہی حل کرنے کی سعی کی جائے۔

ڈائرکٹ ایکشن کا قضیہ:

☆ ۱۹۵۳ء۔۔۔۔ ۲۸ فروری کراچی میں آل پارٹیز کنونشن کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا اور اس میں ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا مودودیؒ کے نمائندے اور جماعت اسلامی کے ترجمان نے کانفرنس کے اس فیصلہ کی اور کنونشن سے جماعت اسلامی کی بے تعلقی کا انتباہ بھی دے دیا۔۔۔ ڈائرکٹ ایکشن کے لیڈروں کو دوسرے ہی دن حکومت نے گرفتار کرلیا اور تحریک کراچی میں بدنظمی کا شکار ہوکر ناکام ہوگئی، البتہ پنجاب میں راست اقدام کی تحریک آگ کی طرح پھیل گئی اور کچھ اس طوفانی انداز میں کہ حکومت کو اس پر قابو پانا مشکل ہوگیا۔

☆ ۴،۵ مارچ۔۔۔ جماعت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ نے ڈائرکٹ ایکشن کے سلسلے میں ایک اہم بیان دیا جس میں راست اقدام کی غلطیوں پر دیانتدارانہ روشنی ڈالتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ تخریبی ذرائع اختیار نہ کریں، بلکہ اس مطالبے کو منوانے کے لئے پرامن اور موثر دستوری جدوجہد کے پروگرام پر عمل کریں۔

اس ماہ مولانا مودودیؒ کا مشہور پمفلٹ قادیانی مسئلہ شائع ہوا اور پورے ملک میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل گیا۔ ۶ مارچ کو لاہور میں مارشل لاء لگادیا گیا۔

مولانا مودودی کی دوسری گرفتاری:

☆۱۹۵۳ء۔۔۔۔۔۲۸ مارچ۔۔اچانک مارشل لاء کے حکام نے مولانا مودودیؒ اوران کے دیگر رفقاء کوگرفتار کرلیا اوراسی تاریخ میں پورے پنجاب سے جماعت کے تمام سربرآوردہ کارکنوں کوگرفتار کرلیا گیا۔پورے پنجاب سے گرفتاریاں عمل میں لائی گئی لیکن حکومت نے گرفتاری کی کوئی وجہ نہ بتائی۔

☆۱۲اپریل۔۔۔۔جماعت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے سابق ارکان اور دیگر اہل الرائے حضرات کااجتماع کراچی میں منعقد ہوا ۔اس اجتماع نے جماعت اسلامی پاکستان کاامیر جناب سلطان احمد صاحب کومنتخب کیا۔

☆۶مئی۔۔۔۔۔مولانا مودودیؒ مولانا نصر اللہ خان عزیز اور مولانا نقی علی کے خلاف،مارشل لاء کی فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ان لوگوں پر ملکہ ،عالیہ کی رعایا میں منافرت اور حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے کاالزام لگایا گیا یہ الزام مزکورہ پمفلٹ قادیانی مسئلہ اوردو بیانات کوجومولانا مودودی نے یکم مارچ اور پانچ مارچ کودئے تھے بنیاد بنا کر لگایا گیا تھا۔

سزائےموت کاحکم:

☆۱۹۵۳ء۔۔۱۱مئی مولانا مودودیؒ کوسزائےموت سنایا گیاسزائےحکم نے پورے پاکستان بلکہ سارے عالم اسلام مین غم وغصے کی ایک لہر دوڑادی ہرطرح سےاس سزا کے خلاف ہزاروں کی تعداد میں دارالسلطنت میں تار آنے لگے۱۳مئی کوکراچی میں کامیاب ہڑتال کی گئی۔اس طرح پاکستان کے تمام شہروں میں بھی ہڑتال کی گئی اور مولانا کی رہائی کامطالبہ کیا گیا۱۳مئی کی شب میں کراچی کے ہوائی اڈے پر وزیر اعظم کی آمد کے موقع پر کراچی کے شہریوں نے ایک موثر احتجاجی مظاہرہ کیاملک اس ردعمل کے بڑے دوررس اثرات مرتب ہوئے اور ناظم اعلی ماشل لاء نے مولانا کی سزائےموت کو۱۴سال قید بمشقت میں تبدیل کردیامولانا مودودی کی رہائی اورسزا کی منسوخی کے لئے عالم اسلام کے تمام ممتاز اشخاص نے احتجاج کیامسلسل مدوجہد کے نتیجے میں اسلامی تحریک لمحہ بلمحہ اگے بڑھتی رہی اس کے سامنے حق کی روشنی تھی اس سامنےصالحین کےنقوش پا تھےاس کی منزل بہت واضح ہے یہ قافلہ بہرحال اپنی منزل تک پہنچےگاموت یازندگی دونوں صورتوں میں اس کی منزل رضائی الہی ہےاوران لوگوں سے جواس راہ میں دلوں جان سے نکل آئے کامیابی منہ موڑ کرنہیں جاسکتی۔مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کااسلامی دستور کامطالبہ ساتھ ساتھ چلتا رہااس مہم میں جماعت اسلامی تمام اسلام پسند عناصر کی نمائندگی کرتی رہی۔

☆1954 جوڑتوڑ کے ذریعےسول سروس سے ترقی پائے ہوئے گورنر جنرل غلام محمد نے کمال دیدہ دلیری سےایک جابرانہ حکم کے ذریعے ملک کے نمائندہ تمام جمہوری ادارے ختم کردیے اوراسلامی دستور کی ترتیب کے کام معرضالتوامیں ڈال دیا۔سیکولرذہن کے سرکاری افسران کی ملی بھگت کا یہ نتیجہ تھا۔اس توڑپھوڑ میں ملکی قوانین بھی غارت ہوئے۔